روزنامہ جنگ اور ڈان کراچی میں وکلاء تحریک ۲۰۰۷ء کے دوران شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا تقابلی جائزہ

سیمی نغمانہ طاہرا اور نورین علیم

ABSTRACT

The study is based on content analysis of investigative reporting during lawyers' movement of Pakistan in the year 2007 in Pakistan. The movement for restoration of deposed Chief Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry has been selected for analysis due to the unique nature of this movement in Country's legal and political history. This was the first time that the chief justice shown exemplary courage to refuse the orders of autocratic ruler of his time and remained steadfast to his view-point.

The lawyers' movement met success and judges of apex judiciary were restored also because that movement had enjoyed massive public support as lawyers, politicians, civil society, and mass media played very active role in strengthening of the movement. At one point mass media had to face imposition of emergency when all private television channel were sent off the air and newspapers were put under strict observations. The topic of the research was selected in order to find out the nature of investigative news items related to the period of dismissal and restoration of Iftikhar Muhammad Chaudhry. For this research, one leading English and one Urdu language daily namely Daily

Jang and Daily Dawn Karachi have been selected as the sample newspapers. This study is qualitative in nature. Researchers did an in-depth comparative analysis of all the published investigative news reports of the sampled newspapers by using Purposive Sampling.

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی معزولی۔

پاکستان میں فوجی سربراہوں کی ملکی سیاست میں مداخلت اور اقتدار پر قبضے کے دوران اعلیٰ عدلیہ کی جانب سے نظریہ ضرورت کے تحت فوجی حکومتوں کی حمایت عدلیہ کی تاریخ کا حصہ رہی مگر ۹ مارچ ۲۰۰۷ عدلیہ کے لیے ایک تاریخ ساز دن کی حیثیت اختیار کر گیا جب اس وقت کے برسر اقتدار فوجی سربراہ پرویز مشرف نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو جی ایچ کیو طلب کر کے مستعفی ہونے پر دباؤ ڈالا۔ تاہم یہ عدلیہ کی تاریخ کا پہلا واقعہ تھا جب چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے نہ صرف آمر کی ہدایت ماننے بلکہ مستعفی ہونے سے بھی انکار کر دیا جواباً جنرل پرویز مشرف نے چیف جسٹس کو معزول کر دیا اور ان کے خلاف ریفرنس سپریم جوڈیشل کونسل بھیج دیا گیا، وکلا برادری، جو ہمیشہ فوجی حکومتوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرتی ہے، اس نے فوجی آمر کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں ملک بھر کے وکلا اپنی بار ایسوی ایشنوں کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے اور جنرل پرویز مشرف کے خلاف احتجاجی تحریک کا اعلان کر دیا، دوسری جانب اعلیٰ عدلیہ نے بھی اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا اور سپریم کورٹ کے جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے کی سربراہی میں جوڈیشل کونسل نے چیف جسٹس پر لگائے جانے والے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے چیف جسٹس کو بحال کر دیا تاہم اس فیصلے سے فوجی حکومت ناخوش ہوئی اور جنرل پرویز مشرف نے ۳ نومبر ۲۰۰۷ کو ملک میں ایمرجنسی نافذ کرتے ہوئے اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کو نیا حلف لینے کا حکم دیا اور ایسا نہ کرنے پر اعلیٰ عدلیہ سے تعلق رکھنے والے ساٹھ ججوں کو غیر فعال کر دیا گیا۔

حکومت کے اس اقدام نے وکلا تحریک میں ایک نئی روح پھونک دی اور ملک بھر میں حکومت کے

خلاف احتجاج اور مظاہروں کا آغاز ہوا۔ وکلا برادری کے ساتھ ساتھ سول سوسائٹی، مسلم لیگ ن، جماعت اسلامی اور پیپلز پارٹی نے بھی چیف جسٹس کی بحالی میں وکلا تحریک کی بھرپور حمایت کی جس کے نتیجے میں فوجی حکومت کمزور ہوئی اور جنرل پرویز مشرف کو اقتدار سے جانا پڑا۔ تاہم جب اقتدار پیپلز پارٹی کے ہاتھ آیا تو پیپلز پارٹی نے بھی ججوں کو بحال کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر ملکی تاریخ میں طویل ترین تحریکوں میں سے ایک وکلا تحریک نے پیپلز حکومت گرانے کے لیے اسلام آباد میں دھرنا دینے کا فیصلہ کیا جس کی مسلم لیگ (ن)، جماعت اسلامی، پاکستان تحریک انصاف و دیگر سیاسی جماعتوں کی بھی حمایت حاصل تھی اور اس دھرنے کے نتیجے میں اس وقت کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری و دیگر ججوں کو بحال کرنا پڑا اور یوں ملک میں پہلی بار ایک آزاد اور خودمختار عدلیہ کا قیام عمل میں آیا جس نے نظریہ ضرورت کو ہمیشہ کے لیے دفن کرنے کا اعلان کیا۔ تاہم عدلیہ کی بحالی کی اس مثالی تحریک میں ذرائع ابلاغ کے کردار کو بھی کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، ذرائع ابلاغ کی جانب سے وکلا تحریک کو دی جانے والی اہمیت کے نتیجے میں عدلیہ بحالی کی اس تحریک کو مثالی پذیرائی ملی اور عوامی حمایت حاصل ہوئی، وکلا تحریک کے دوران ذرائع ابلاغ نے کس نوعیت کا کردار ادا کیا اسی کو جاننے کے لیے میں ملک کے اردو اور انگریزی زبان کے دو بڑے نامور اخبارات 'روزنامہ جنگ' اور 'روزنامہ ڈان' کے کراچی کی اشاعتوں کو تحقیق کے لیے منتخب کیا گیا اور اس تحریک کے دوران ان دونوں اخبارات میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

چیف جسٹس کی معزولی پر روزنامہ جنگ کراچی میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا خلاصہ و ما حصل

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو معزول کیے جانے کے دوسرے دن سے روزنامہ جنگ میں تحقیقاتی رپورٹوں کی اشاعت کا آغاز ہو گیا۔ اخبار نے تحریر کیا کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے زیر سماعت مقدمات میں گوادر میں پلاٹوں کی کوٹہ سسٹم پر تقسیم، لاپتہ افراد کے مقدمے میں حساس اداروں کو طلب کرنے کا نوٹس، سرحد حکومت کی جانب سے وفاقی حکومت کے خلاف بجلی کی رائلٹی، پتنگ بازی پر پابندی اور ایم جنسی کے

خلاف آئینی درخواستیں شامل ہیں۔جس کے سبب انہیں معزول کر دیا گیا(روزنامہ جنگ کراچی ،۱۰مارچ ۲۰۰۷)۔پرویز مشرف کے اس اقدام کے بعد وکلا کے علاوہ ججز کے شدید ردعمل پر اخبار نے لکھا کہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنا شدید ردعمل دیکھنے میں آیا ہے کیوں کہ ماضی میں اس سے قبل کئی ججوں کو آئینی و غیر آئینی طریقے سے ہٹایا گیا مگر حالیہ احتجاج کی کوئی مثال نہیں ملتی جب کہ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جواد ایس خواجہ کے استعفے کے بعد اب دیگر سینیئر ججوں نے بھی آپس میں صلاح مشورے شروع کر دیے ۔(ایضاً،۲۰مارچ ۲۰۰۷)۔اخبار نے لکھا کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ یا اسٹیبلشمنٹ پر برتری کا کوئی مقصد نہیں تھا مفاد عامہ کے حق میں کئی مقدمات میں فیصلے جاری کیے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر تمام اختیارات کسی ایک ذات میں سمٹ جائیں تو فرد واحد کی حکمرانی سے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں (علی اور باجوہ،۱۵اپریل ۲۰۰۷)۔اخبار نے ایک اہم پہلو کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے بیان کیا کہ چیف جسٹس کی معزولی کے معاملے پر خفیہ اداروں کی مداخلت سامنے آ چکی ہے کیوں کہ فل کورٹ کی سماعت کے دوران حساس اداروں کے سربراہان نے بھی اپنے حلف نامے پیش کیے جب کہ چیف جسٹس نے جو جواب داخل کروایا اس میں بھی خفیہ اداروں کا ذکر موجود تھا (بٹ،۸جون ۲۰۰۷)لہذا پرویز مشرف کو فل کورٹ میں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ جو کچھ ریفرنس میں بیان کیا گیا ہے وہ سچ پر مبنی ہے اور یہ بھی جواب دینا ہوگا کہ ان کے ایک بیان حلفی پر ان کے دستخط کیوں نہیں ہیں ۔اخبار نے تحریر کیا کہ چیف جسٹس کے خلاف دائر کیے جانے والے ریفرنس میں بیان حلفی داخل کرنے والوں کو عدالت کے روبرو پیش ہو کر بتانا ہوگا کہ آیا بیان حلفی پر دستخط انہی کے ہیں جب کہ ایک اعلیٰ افسر نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے کسی بیان حلفی پر دستخط نہیں کیے (عباسی، ۸جون ۲۰۰۷)۔

بحران میں گھرے جنرل پرویز مشرف کے حوالے سے اخبار نے تحریر کیا کہ پرویز مشرف کی حمایت تیزی سے کم ہو رہی ہے یہاں تک کہ ان کی اپنی سیاسی جماعت مسلم لیگ ق کے رہنما ان کے پیپلز پارٹی سے معاہدہ کرنے پر مخالفت کر رہے ہیں اس طرح ان کے دوبارہ اسمبلیوں سے منتخب ہونے کی امیدیں دم توڑ رہی ہیں (کلاسرا، ۹جون ۲۰۰۷)۔اخبار نے ریفرنس پر مزید لکھا کہ چیف جسٹس پر عائد کیے جانے والے الزامات

بے بنیاد ہیں (عباسی، ۱۱ جون ۲۰۰۷)۔ حکومت چیف جسٹس کے حامیوں کے خلاف کارروائی اور مخالفین کو نواز رہی ہے (ایضاً، ۱۵ جون ۲۰۰۷)۔ چیف جسٹس بچ نکلے تو وزیر اعظم شوکت عزیز کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے (بٹ ۱۶ جون، ۲۰۰۷)۔ عدالتی معاملے کے حل کے لیے اٹارنی جنرل نے اپنے ایک نمائندہ کو چیف جسٹس کے گھر تصفیے کے لیے بھیجا تھا اور کہا گیا کہ حکومت ریفرنس واپس لینے اور چیف جسٹس سے غیر مشروط معافی مانگنے پر تیار ہے۔ (عباسی، ۱۷ جون ۲۰۰۷)۔ اخبار نے لکھا کہ اسٹیبلشمنٹ عدلیہ بحران کو قابو کرنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ نے اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کے رشتے داروں کے ذریعے افہام و تفہیم کی کوشش کی بلکہ میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے بھی خفیہ ایجنسیوں کو استعمال کیا گیا (ایضاً ۲۴ جون، ۲۰۰۷) ایک خبر کے مطابق حکومت عدلیہ بحران پر چار مرتبہ یوٹرن لے چکی ہے پہلے مرحلے میں اٹارنی جنرل نے چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس کی سماعت فل کورٹ کے روبرو پیش ہونے کی مخالفت کی تھی اور سپریم جوڈیشل کونسل پر اصرار کیا تھا تاہم اب حکومت فل کورٹ پر آمادہ ہوگئی ہے۔ (بٹ، یکم جولائی ۲۰۰۷) جب کہ پرویز مشرف نے بحران سے نکلنے کے لیے پی پی پی سے ڈیل شروع کر دی ہے تاکہ نئی اسمبلیوں سے دوبارہ منتخب ہو سکے (ٹیلی گراف، ۳ جولائی ۲۰۰۷)۔ خبر میں لکھا گیا کہ سپریم کورٹ میں پیش کیے جانے والے ریفرنس میں ججوں کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جس کے باعث سیکرٹری قانون وہ پہلے افسر ہونگے جنہیں برطرف کیا جا سکتا ہے۔ (عباسی، ۳ جولائی ۲۰۰۷) اخبار نے تحریر کیا کہ ریفرنس، خفیہ اداروں کی رپورٹس، اخباری تراشے، مشتبہ حلف نامے، نامعلوم خطوط، غیر دستخط شدہ حلف نامے اور خفیہ اور حساس اداروں کی دستاویزات پر مشتمل ہے۔ (عباسی، ۷ جولائی ۲۰۰۷) جبکہ صدارتی ریفرنس کی تیاری میں سب سے اہم کردار خفیہ ایجنسیوں کا تھا (ایضاً، ۸ جولائی، ۲۰۰۷) تفتیشی خبر میں تحریر کیا گیا کہ چیف جسٹس کے خلاف سپریم کورٹ میں بیان حلفی جمع کرانے والے میجر (ر) خالد جلال کو کوالالمپور میں پاکستانی سفارت خانے میں پریس اتاشی مقرر کر دیا گیا۔ (ایضاً، ۱۰ جولائی، ۲۰۰۷)۔ اخبار نے تحریر کیا عدلیہ بحران اور وکلا تحریک کے باعث پرویز مشرف دن بدن کم زور ہوتے جا رہے ہیں امریکا کے سوان کے حامیوں کی تعداد میں کمی آتی جا رہی ہے (زیدی، ۱۰ جولائی ۲۰۰۷)۔

اخبار نے ریفرنس کے ایک اور اہم پہلو کا جائزہ لیتے ہوئے بیان کیا کہ جو ریفرنس چیف جسٹس کے خلاف وزیر اعظم کی جانب سے تیار کیا گیا وہ عدالت میں ایڈووکیٹ ان ریکارڈ کے ہاتھ کیسے لگ گیا جس میں نہ صرف ججوں کے خلاف انتہائی نازیبا زبان استعمال کی گئی تھی بلکہ گالیاں بھی شامل تھیں جس پر سیکریٹری قانون نے عدالت سے غیر مشروط معافی مانگی (بٹ، ۱۳ جولائی ۲۰۰۷)۔ تفتیشی خبر میں تحریر کیا گیا کہ جن شخصیات نے چیف جسٹس کے خلاف تیار کیے جانے والے ریفرنس میں گواہی دینے والے سرکاری ملازم کمال شاہ کی ریٹائرڈمنٹ کی مدت میں اضافہ کروایا گیا (عباسی ۱۲ اگست، ۲۰۰۷) جبکہ چیف جسٹس کی مخالفت کرنے والوں نے دوبارہ تعلقات کی بحالی شروع کر دی (ایضاً ۱۲، ۱۱ اگست، ۲۰۰۷)۔

ملکی بحران کے متعلق اخبار نے لکھا کہ پرویز مشرف کی حکومت نے عدلیہ سمیت دیگر بحرانوں کے باعث ایمرجنسی لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس سلسلے میں اعلیٰ شخصیات، قانونی ماہرین و دیگر کی مشاورت کے لیے اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایمرجنسی کے نفاذ کی قرارداد پارلیمنٹ سے منظور کروائی جائے گی (خلیل، ۱۰ اگست، ۲۰۰۷)۔ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کے پہلو پر اخبار نے بیان کیا کہ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو پھر ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا جائے گا، فوجی حکومت قائم کرنے کے لیے کسی آئینی و قانونی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اخلاقی جواز بتانا ہوتا ہے (ظفر ۱۹ اگست، ۲۰۰۷)۔ ایمرجنسی کے نفاذ پر اخبار نے یہ بھی بیان کیا کہ پرویز مشرف کے اس فیصلے سے ان کی حکومت کے اعلیٰ معاونین بھی بے خبر تھے (عباسی، ۱۱ اگست ۲۰۰۷)۔ چیف جسٹس کے اختیارات سے متعلق اخبار نے تحریر کیا کہ حکومت ان امور پر غور کر رہی ہے کہ چیف جسٹس کے از خود نوٹس کا اختیار ختم کر دیا جائے، اس حوالے سے حکومت نے قانونی ماہرین سے مشاورت شروع کر دی ہے (ایضاً، ۲۵ اگست ۲۰۰۷) جب کہ اعلیٰ عدلیہ کے خلاف سازش کی تیاری کے لیے مہم شروع کر دی گئی ہے تاہم حکومت اس سازش سے انکاری ہے مگر سوال یہ ہے کہ اگر یہ منصوبہ بندی حکومت نہیں تو کون کر رہا ہے (ایضاً، ۲۶ اگست، ۲۰۰۷)۔

اخبار نے لکھا کہ پرویز مشرف نے ۵ نومبر سے قبل ملک میں ایمرجنسی، نئے پی سی او کے نفاذ اور صدر کے دو عہدوں کے قانون میں توسیع کے حوالے سے مسلم لیگ (ق) سے مشاورت کر لی ہے (خلیل ،۲ نومبر ۲۰۰۷) اجلاس کے دوران اکثریت نے مارشل لا کی مخالفت کی اور ایمرجنسی کے نفاذ پر غور کیا گیا (عباسی ۲ نومبر، ۲۰۰۷)۔ اگر ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ عمل میں لایا گیا تو ججز کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آ سکتا ہے کیوں کہ لاہور میں اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں نیا حلف نہ اٹھانے کا حتمی فیصلہ کیا گیا، لہذا ججوں کے اجتماعی استعفے بھی سامنے آ سکتے ہیں۔ (شاکر، ۳ نومبر، ۲۰۰۷) جب کہ اٹارنی جنرل نے ایک انٹرویو کے دوران ایمرجنسی لگانے کا ذکر کیا ہے اگر ایمرجنسی کا نفاذ ہوا تو ملک میں انسانی حقوق معطل ہو جائیں گے (خلیل، ۳ نومبر ۲۰۰۷)۔ اخبار نے تحریر کیا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے چیف جسٹس سمیت سپریم کورٹ کے ججوں کی، ڈرائیوروں، گارڈوں اور سیکورٹی اہلکار کے ذریعے جاسوسی کی جا رہی ہے۔ (عباسی، ۳ نومبر ۲۰۰۷)۔

ایمرجنسی کو نافذ کرنے پر اخبار نے تحریر کیا کہ اس سے قبل جب بھی ملک میں مارشل لاء کا نفاذ یا ایمرجنسی لگائی گئی تو اس کا شکار سیاست دان ہوا کرتے تھے مگر اس بار ججوں کے خلاف کارروائی کی گئی (بٹ، ۴ نومبر ۲۰۰۷)۔ ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد سات ججز ایسے بھی تھے جو سخت مزاحمت کا سامنا کرتے ہوئے استقامت سے چیف جسٹس کے ساتھ کھڑے رہے (کلاسرا، ۴ نومبر ۲۰۰۷)۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سیاسی اور عسکری عہدیداران سے مشاورت کے بعد ایمرجنسی نافذ کی گئی ہے (خلیل ۴ نومبر ۲۰۰۷)۔ اخبار نے لکھا کہ حکومت سپریم کورٹ کے از خود نوٹس کے اختیارات ختم کرنے کے لیے آئینی ترمیم پر غور کر رہی ہے (بٹ، ۸ نومبر ۲۰۰۷) حکومت نے صدر مشرف اہلیت کا مقدمہ جلد از جلد نمٹانے کے لیے کوششیں تیز کر دی ہیں، مگر اس کے لیے ججز کی مطلوبہ تعداد میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے حکومت کو اپنے اس مقصد میں مشکلات کا سامنا ہے۔ (شاکر، ۸ نومبر، ۲۰۰۸) اخبار نے تفتیشی خبر میں مزید لکھا کہ حکومت نے سپریم کورٹ کے رجسٹرار ڈاکٹر فقیر حسین کے خلاف چارج شیٹ تیار کر لی ہے اسی لیے انہیں گھر میں نظر بند کر کے تمام بنیادی سہولتوں

سے محروم کردیا گیا ہے (چیمہ، ۸ نومبر ۲۰۰۷) ۔ اخبار نے لکھا کہ حکومت قومی اسمبلی کی مدت ۳۰ دسمبر تک بڑھانے اور عام انتخابات ۱۵ فروری کو کروانے پر غور کررہی ہے (خلیل، ۸ نومبر ۲۰۰۷) ۔

رپورٹ کے مطابق بے نظیر بھٹو کو دو اہم مسائل کا سامنا ہے جس میں سے ایک پرویز مشرف کے ساتھ مذاکرات کرنا ہے جس کے باعث ان کی سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے جب کہ دوسرا مسئلہ اعتزاز احسن ہیں، کیوں کہ واشنگٹن میں چوہدری اعتزاز احسن کو پرویز مشرف کے متبادل کے طور پر دیکھا جارہا ہے اور بے نظیر، پارٹی میں متبادل قیادت کو برداشت نہیں کرسکتیں اسی مقصد کے لیے بے نظیر بھٹو نے اعتزاز احسن کو قیادت سے دور کرنا شروع کردیا ہے (زیدی، ۱۲ نومبر ۲۰۰۷) ۔ اخبار نے لکھا کہ چیف جسٹس کے خلاف وہی الزامات دہرائے گئے ہیں جنہیں حکومت نے واپس لیتے ہوئے معذرت بھی کی تھی (عباسی، ۱۲ نومبر ۲۰۰۸) ۔ ایمرجنسی کے نفاذ کے ضمن میں اخبار نے لکھا کہ ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد بے نظیر نے امریکہ میں اپنے رفقاء اور امریکی حکام سے رابطے تیز کردیے ہیں تاکہ ملک میں انتخابات سے قبل ایمرجنسی کو ہٹایا جاسکے (میاں ۱۲، نومبر ۲۰۰۷) ۔

۳ نومبر کا مسودہ سابق اٹارنی جنرل نے فوج کی لیگل برانچ کے ساتھ تیار کیا تھا (طارق بٹ، ۱۴ نومبر، ۲۰۰۸) ۔ اخبار نے لکھا کہ ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد بے نظیر اور نواز شریف کے رابطوں میں عدلیہ کی بحالی اور صدر کی برطرفی پر اتفاق کیا گیا (کلاسرا، ۱۵ نومبر ۲۰۰۷) جب کہ اس ضمن میں دونوں رہنماؤں نے نئے سیاسی اتحاد اور صدر کی برطرفی پر بھی اتفاق کرلیا تھا تاہم نواز شریف اور بے نظیر عدلیہ کے معاملہ میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پارہے ہیں کیوں کہ نواز شریف عدلیہ کو پرانی پوزیشن پر دیکھنا چاہتے ہیں مگر بے نظیر ججز کو بحال نہیں کرنا چاہتیں (عباسی ۱۵ دسمبر، ۲۰۰۷) اخبار نے اپنی اگلی خبر میں بیان کیا کہ حکومت نے پی سی او کا حلف اٹھانے والے ججوں کو معزول ججوں کی رہائش گاہیں الاٹ کردی ہیں (چیمہ، ۵ دسمبر ۲۰۰۸) جبکہ معزول ججوں نے گھر خالی کرنے سے انکار کردیا تھا (چوہدری، ۷ دسمبر ۲۰۰۷) ۔

اخبار نے تحریر کیا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ق کے پارٹی کے منشور میں عدلیہ کی بحالی پر کوئی پالیسی مرتب نہیں کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں جماعتیں ججز کو بحال کرنا نہیں چاہتیں (میر ۲۰، ۱۲دسمبر ۲۰۰۷)۔ اخبار نے بیان کیا کہ معزول چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے بچوں کو ٹیوٹر رکھنے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے، جب کہ معزول چیف جسٹس نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ ان کے بچوں کو ٹیوٹر رکھنے کی اجازت دی جائے تا کہ ان کی تعلیم متاثر نہ ہو مگر حکومت نے یہ سہولت دینے سے انکار کردیا ہے (عباسی ، ۷جنوری ۲۰۰۸)۔ اخبار نے عدلیہ بحران کے ضمن میں شائع کیا کہ حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی کو ۹۰ روز کے لیے نظر بند کرسکتی ہے، مگر اس سے زیادہ کا اختیار نہیں ہے جب کہ چیف جسٹس سمیت ججوں اور وکلا رہنماؤں کی نظر بندی کو ۹۰ دن ہو چکے ہیں مگر حکومت کا ابھی بھی یہی اصرار ہے کہ انہیں آزادانہ گھومنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی (عباسی ،۲۲جنوری، ۲۰۰۸)۔

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو معزول کیے جانے کے بعد حکومت نے چیف جسٹس فلک شیر کو چیف جسٹس آف پاکستان بننے کی پیشکش کی تھی مگر انہوں نے انکار کردیا تھا (چیمہ ۱۰فروری، ۲۰۰۸)۔ ایک تفتیشی خبر میں بتایا گیا کہ وزیر قانون افضل حیدر نے جسٹس جاوید اقبال سے عدلیہ کی جزوی بحالی کے طریقہ کار پر مشاورت کی ہے (چوہدری ،۱۲فروری ۲۰۰۸)، اخبار نے اسی ضمن میں تحریر کیا کہ آصف علی زرداری بھی ججوں کو بحال کرنا نہیں چاہتے ہیں (عباسی ۲ مارچ، ۲۰۰۸)۔ اخبار نے اگلی خبر میں لکھا کہ حکومت نے معزول ۶۰ ججوں کو تنخواہیں اور مراعات جاری کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے جو جلد ان کے اکاؤنٹس میں منتقل کردی جائیں گی (شاکر ۲، مارچ، ۲۰۰۸) جب کہ آصف علی زرداری، نواز شریف اور اسفند یار ولی کے درمیان ملاقات میں فیصلہ کیا گیا کہ ججوں کو آئینی ترمیم اور ایکٹ آف پارلیمنٹ کے بغیر بحال کیا جائے گا (عباسی، ۱۶اپریل، ۲۰۰۸)۔ دوسری جانب صدر پرویز مشرف کے قانونی مشیر شریف الدین پیرزادہ نے عدلیہ بحران کے حل کے لیے اہم جج سے خفیہ ملاقات کی (نورانی، ۲۸اپریل ۲۰۰۸)۔ اخبار نے لکھا کہ وفاقی وزیر اور حکومت کے محکمہ قانون کے حکام ججز کالونی میں چند روز سے خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اگر

حکومت قومی اسمبلی میں قرارداد کے ذریعے بحال کرنا چاہتی تو پھر یہ خفیہ سرگرمیاں کیوں کی جارہی ہیں ان خفیہ ملاقاتوں سے شکوک پیدا ہو رہے ہیں (عباسی، ۲۵ اپریل ۲۰۰۸)۔

اخبار نے اس بحران سے متعلق ایک اور اہم پہلو پر لکھا کہ آصف علی زرداری دوہری شخصیت کے مالک ہیں ایک جانب وہ معاف کرو اور 'بھول جاؤ' کی پالیسی رکھتے ہیں تاہم وہ یہ بھولنے کو تیار نہیں کہ بعض ججوں نے بدعنوانی کیس میں ان کی ضمانت دینے سے انکار کیا تھا (کلاسرا، ۲۲ اپریل، ۲۰۰۸)۔

اخبار نے آئینی پیکج کے ایک اہم پہلو پر تحریر کیا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت آئینی پیکج کی شکل میں ایسی عدلیہ چاہتی ہے جو ان کے معیار کے مطابق ہو اس لیے اگر آئینی پیکج پارلیمنٹ سے منظور ہو جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں چیف جسٹس کے اختیارات اور از خود نوٹس لینے کے صوابدیدی اختیارات میں کمی کر دی جائے گی۔ یہ تمام مشق چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جارہی ہے (عباسی، ۲۵ اپریل، ۲۰۰۸)۔

پیپلز پارٹی اور متحدہ قومی موومنٹ کو چیف جسٹس سے یہ خطرات لاحق ہیں کہ اگر چیف جسٹس کو بحال کر دیا گیا تو وہ این آر او کے تحت ختم کیے گئے مقدمات دوبارہ کھول سکتے ہیں (بٹ، یکم مئی ۲۰۰۸) اخبار نے تفتیشی خبر میں لکھا کہ حکومت نے ساٹھ معزول ججوں کی چھ ماہ کی تنخواہیں ادا نہیں کیں جس کے باعث ججوں کی معاشی حالت ابتر ہو گئی (چیمہ، یکم مئی، ۲۰۰۸)۔ اگر پارلیمنٹ نے قرارداد کے ذریعے ججوں کو بحال کیا تو ایوان صدر سپریم کورٹ سے حکم امتناع حاصل کرلے گا (بٹ، ۲ مئی، ۲۰۰۸)۔

دبئی مذاکرات پر اخبار نے انکشاف کیا کہ دو آئینی پیکجوں میں ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر ۶۸ سال کرنے اور چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر کی مدت ۵ سال کرنے سے سپریم کورٹ میں انوکھی تبدیلیاں رونما ہوں گی (شاکر اور خلیل، ۲ مئی ۲۰۰۸)۔ اخبار نے ایک اور پہلو پر لکھا کہ جسٹس (ر) فخر الدین جی ابراہیم پارلیمانی

قرارداد کے لیے بنائی گئی کمیٹی سے اس لیے الگ ہوئے کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ کمیٹی پی سی او ججوں کو تحفظ دینے جا رہی ہے اور وہ اپنے آپ کو اس عمل سے باہر رکھنا چاہتے ہیں (نورانی، ۶ مئی ۲۰۰۸)۔ اگلی خبر میں اخبار نے لکھا کہ ملک میں دو متوازی سپریم کورٹس بنانے کی تجویز پر خاموشی سے کام جاری ہے جس کے مطابق ایک سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں بنائی جائے گی جو فوجداری اور سول مقدمات کی سماعت کرے گی اور دوسری متوازی سپریم کورٹ چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر کی سربراہی میں ہوگی جو آئینی معاملات دیکھے گی اور ان کو کسی بھی معاملے پر سوموٹو نوٹس لینے سمیت دیگر اختیارات حاصل ہوں گے (کلاسرا، ۱۰ مئی ۲۰۰۸)۔

اخبار نے لکھا کہ حکومت نے ہائیکورٹ کے معزول ججوں کو ان کے متعلقہ ہائی کورٹس کے دوبارہ جج بھرتی کرنے پیشکش کی ہے کہ اگر وہ دوبارہ جج بننا چاہیں تو انہیں اپنی سینیارٹی سے دستبردار ہونا پڑے گا اور پی سی او جج سینئر اور معزول جج جونیئر ہو جائیں گے (عباسی، ۱۴ مئی، ۲۰۰۸)۔ اخبار نے تحریر کیا کہ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سمیت دیگر ججوں نے دوبارہ جج بننے کی پیش کش یکسر مسترد کر دی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ عدلیہ کو واپس ۳ نومبر والی پوزیشن پر لایا جائے (نورانی، ۱۵ مئی ۲۰۰۸)۔ اخبار نے تحریر کیا کہ زرداری ہاؤس سے جاری کیے جانے والی آئینی پیکیج میں بہت زیادہ غلطیاں کی گئی ہیں۔ آئینی پیکیج کے مطابق اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کے خلاف شکایت کی صورت میں انہیں چھٹی پر گھر بھیجا جا سکتا اور حکومت کو آرمی چیف کے جانشین کے تقرر لیے مکمل طور پر چیف آف آرمی اسٹاف پر انحصار کرنا پڑے گا (عباسی، ۳ جون ۲۰۰۸) جب کہ زرداری ججوں کو اپنی مرضی کے مطابق بحال کرنا چاہتے ہیں (بٹ، ۲۰ جون ۲۰۰۸)۔

جسٹس آصف کھوسہ کے سوا تمام ججوں نے اس آئینی پیکیج سے اظہار لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ من گھڑت ہے (نورانی، ۲۷ جون ۲۰۰۸) اخبار نے تحریر کیا کہ ۸ معزول ججوں نے نیا حلف لینے کا فیصلہ کیا ہے جب کہ چار ججوں نے حلف لینے سے انکار کر دیا ہے (جنگ ۷ جولائی، ۲۰۰۸) اخبار نے بتایا کہ

وزیر قانون معزول ججوں کو نیا حلف اٹھانے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں (نوراتی جولائی ۲۰۰۸)۔اس ضمن میں اخبار نے بتایا کہ حکومت مائنس ون فارمولے پر کام کر رہی ہے جس کے تحت معزول چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سے نیا حلف لینے کا کہا جائے گا دوسری صورت میں وہ نوکری سے فارغ ہو جائیں گے (نوراتی ۲۸ جولائی ۲۰۰۸)۔

اخبار نے لکھا کہ ججوں کی بحالی کے لیے قرارداد پیش کی جائے گی جس میں ججوں کو مرحلہ وار بحالی کی تجویز پیش کی گئی ہیں جبکہ چیف جسٹس کو اب بھی بحال نہیں کیا جائے گا انہیں کسی دوسرے ادارے کا سربراہ بنا کر سپریم کورٹ سے باہر کر دیا جائے تا کہ وہ حکومت کے لیے کوئی مشکل پیدا نہ کر سکیں ا (عباسی اور یاسین ،۲۲ اگست، ۲۰۰۸)دوسری جانب وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے آصف علی زرداری کو جج کو بحالی کے لیے بہت قائل کرنے کی کوشش کی مگر آصف علی زرداری اس کے لیے قطعی تیار نہیں ہیں (نوراتی، ۵ ستمبر ۲۰۰۸)۔

اخبار نے ایک اہم پہلو کو سامنے لاتے ہوئے بیان کیا کہ معزول ججوں کو سنیارٹی دینے پر پی سی او جج نے سنیارٹی لسٹ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔پشاور ہائی کورٹ کے ایک پی سی او جج عالم جان نے ایک تحریری درخواست دی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ چوں کہ تین معزول ججوں کو سنیارٹی دے دی گئی ہے جس کے باعث انہیں سنیارٹی لسٹ قبول نہیں ہے اس صورت حال پر وزیر قانون فاروق ایچ نائیک مشکل میں پڑ گئے ہیں (ایضاً، ۱۱ ستمبر ۲۰۰۸، ص ۱)۔خبار نے تفتیشی خبر میں انکشاف کیا کہ ۱۲ میں سے ۴ معزول ججوں کو کسی صورت بحال نہیں کیا جائے گا جن میں معزول چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری، جسٹس خلیل رمدے، جسٹس خواجہ شریف الدین اور جسٹس جاوید اقبال شامل ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان چاروں ججوں نے وکلا تحریک کے دوران غیر لچک دار رویہ اختیار کیا تھا (بٹ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۸)اخبار نے تفتیشی خبر میں بتایا کہ پی سی او چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر کی بیٹی فرح حمید ڈوگر کی کاپیوں کی دوبارہ جانچ پڑتال کے دوران اضافی نمبر زدیے جانے پر بیان کیا کہ فرح حمید ڈوگر کا گریڈ جانچ پڑتال کے دوران سی سے بی کر دیا گیا، جس کے باعث ایک لاکھ طلبہ براہ

راست متاثر ہوئے ادھر چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر کا کہنا تھا کہ انہوں نے نمبرز کے اضافے کے لیے کسی بھی قسم کا ذاتی اثر ورسوخ استعمال نہیں کیا (عباسی ،۲۵ نومبر ۲۰۰۸) ۔اخبار نے انکشاف کی کہ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس افضل سومرو کو زبردستی ، دھونس اور دھمکیوں کے ذریعے فیڈرل شریعت کورٹ منتقل کیا گیا جس کا مقصد آغا رفیق احمد کو ان کی جگہ چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ بنانا تھا (بٹ ،۲۶ دسمبر ۲۰۰۸) ۔

اخبار نے انکشاف کیا کہ پنجاب پولیس نے چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو ایک خط میں بتایا کہ گجرانوالہ کے ایک مجرم کا لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج سے تعلق ہے ۔جبکہ دبئی میں ملاقات کے دوران جج نے مجرم سے کہا کہ تم اتنے لوگوں کو کیوں مارتے ہو ۔تم مجھے کہو میں یہ کام پولیس سے کرا دوں گا اخبار نے یہ بھی تحریر کیا کہ جج کے ایک رقاصہ پر ۵۱ ہزار درہم خرچ کرنے کا بھی ذکر کیا ۔لاہور ہائی کورٹ نے بھی اس خط کی تصدیق کی ہے (عباسی ۱۰ فروری ،۲۰۰۹) ۔اخبار نے انکشاف کیا کہ آرمی چیف جنرل کیانی کے دھرنے کے تحفظات کے بعد وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے صدر آصف علی زرداری سے ملاقات کر کے تمام تر صورت حال کا جائزہ لیا ۔امید کی جا رہی ہے کہ پنجاب میں گورنر راج کا خاتمہ ،شریف برادران کی نا اہلی کو ختم کرنے کے علاوہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سمیت دیگر ججوں کو بحال کر دیا جائے گا (خان ۱۲ مارچ ،۲۰۰۹) ۔

دوسری جانب سیاسی جماعتوں اور وکلا کے دھرنے کے باعث عالمی قوتوں نے پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ججوں کی بحالی کے لیے ڈیل کر لی ہے جب کہ زرداری ڈیل پر اپنا موقف ۲۴ گھنٹے میں دیں گے (کلاسرا ،۱۳ مارچ ،۲۰۰۹) بالآخر معزول چیف جسٹس سمیت تمام ججوں کو بحال کرنے کا حوالہ دیتے ہوئے اخبار نے تحریر کیا کہ عدلیہ کے اس بحران کے خاتمے میں اعلیٰ شخصیات نے اہم کردار ادا کیا جس میں وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی ، آرمی چیف جنرل پرویز کیانی ، نواز شریف ،عمران خان ، قاضی حسین احمد ، اسفند یار ولی ، امریکی سفیر این ڈبلیو پیڑسن ، برطانوی ہائی کمشنر رابرٹ ایڈ ورڈ برنکلے ،سعودی سفیر علی عواض العسیری بھی شامل ہیں (ظافر ، ۱۷ مارچ ۲۰۰۹) ۔

چیف جسٹس کی معزولی پر روزنامہ ڈان کراچی میں شائع ہونے والی تفتیشی خبروں کا خلاصہ و ماحصل:

آرمی چیف و صدر پرویز مشرف نے ۹ مارچ ۲۰۰۷ء کو چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو جی ایچ کیو طلب کیا اور انہیں معزول کرتے ہوئے ان کے خلاف ریفرنس سپریم جوڈیشل کونسل کو ارسال کر دیا۔ اخبار نے لکھا کہ چیف جسٹس نے سپریم کورٹ میں ۲۱ ماہ کی مدت میں بہت اہم مقدمات کو نہ صرف تیزی سے نمٹایا ہے بلکہ ازخود نوٹس لینے کے باعث انہیں ملک کا ایک عام شہری بھی جانتا ہے (روزنامہ ڈان کراچی ۱۰ مارچ ۲۰۰۷)۔ اخبار نے غیر ملکی خبری ادارے کے حوالے سے چیف جسٹس کے معزول ہونے سے قبل ہی ایک خبر میں انکشاف کیا کہ چیف جسٹس کو مستعفی ہونے کے لیے مختلف طریقوں سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے (بی بی سی، ۱۱ مارچ ۲۰۰۷)۔ اخبار نے ملک کے عدالتی نظام سے متعلق لکھا کہ ایک طرف دنیا کا سب سے طاقت ور انسان یعنی امریکی صدر اپنی اعلیٰ عدلیہ کے ججز کو چائے پر مدعو کرتا ہے تو ججز ملنے سے انکار کر دیتے ہیں مگر پاکستان میں ججز صدر کی خدمت میں جا کر اپنی رپورٹس دیتے ہیں اور ان کی جانب سے دیے گئے عشائیوں اور دعوتوں میں شرکت کرتے ہیں (جیلانی، ۱۱ مارچ ۲۰۰۷)۔ اخبار نے وکلا تحریک کے حوالے سے لکھا کہ حکومت عدلیہ بحالی کے بحران سے نکلنا چاہتی ہے اور اس کے لیے اعلیٰ حکومتی شخصیات نے چیف جسٹس سے خفیہ رابطے بھی کیے ہیں۔ چیف جسٹس کی معزولی کے بعد سب سے اہم سوال یہ تھا کہ ان کے بعد کسے چیف جسٹس بنایا جائے (عالم، ۱۶ مارچ ۲۰۰۷)۔ اخبار نے تحریر کیا کہ چیف جسٹس کی معزولی کے بعد جسٹس رانا بھگوان داس سینیئر جج ہونے کی وجہ ملک کے چیف جسٹس بن سکتے ہیں اس حوالے سے قانونی ماہرین کی آراء بھی شامل کی گئیں (کیانی، ۲۲ مارچ ۲۰۰۷)۔ اخبار نے لکھا کہ چیف جسٹس کو معزول کرنے پر پرویز مشرف سنگین نوعیت کے حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں یہ بحران ان کے لیے خطرہ بھی بن سکتا ہے (نیویارک ٹائمز، ۲۶ مارچ ۲۰۰۷) اخبار نے تحریر کیا کہ صدر مشرف کے جلسے میں شرکت کے لیے لوگوں کو زبردستی جلسہ گاہ لایا گیا۔ جلسے کے لیے عوام کی گاڑیاں استعمال کی گئیں جب کہ چیف جسٹس کی معزولی سے اعلیٰ عدلیہ اور انتظامیہ کی راہیں جدا ہو گئیں (روزنامہ ڈان، کراچی، ۸ مارچ، ۲۰۰۷)۔ اخبار نے لکھا کہ عدلیہ کے انتظامیہ سے علیحدہ

ہونے کے سبب عدلیہ میں بہتری کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں مگر انتظامیہ کو خدشات ہیں کہ عدلیہ میں یہ بہتری انتظامیہ کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہے (پہلی کیشنز، ۳۰ مارچ ۲۰۰۷)۔ صدر پرویز مشرف نے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو نہ صرف معزول کیا بلکہ ان کے خلاف ریفرنس بھی دائر کیے جس پر اخبار نے بیان کیا کہ وزیر اعظم نے چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس کی مخالفت کی تھی تاہم چند نادیدہ قوتوں نے حمایت کی تھی (احسن، ۳۰۰ مارچ ۲۰۰۷)۔

اخبار نے تحریر کیا کہ ملک میں فوج دراصل ایک طاقت ور ترین ادارہ ہے جس کا علما، جاگیرداروں، صنعت کاروں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے براہ راست رابطہ بھی ہے (اقبال، ۱۴ اپریل ۲۰۰۷)۔ حکومت عدلیہ بحالی کے بحران سے نکلنے کے لیے مختلف آپشن پر غور کر رہی ہے مگر اب تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکی ہے تاہم خیال کیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم اپنی غلطی کو تسلیم کر لیں گے اور مستعفی ہو جائیں گے اور پھر چیف جسٹس کو بحال کر دیا جائے (عباس، ۱۸ اپریل ۲۰۰۷)۔ ایک خبر میں انکشاف کیا گیا کہ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو موجودہ حکومت سے اپنے آصف علی زرداری اور ان کے خلاف قائم مقدمات ختم کرنے کے لیے مذاکرات کر رہی ہے (وسیم، ۱۸ اپریل ۲۰۰۷)۔

اخبار نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا کہ شاید چیف جسٹس اپنے خلاف ہونے والے اقدامات اور ریفرنس سے پہلے ہی واقفیت رکھتے تھے اور صدر سے ملاقات کے دوران ذہنی طور پر تیار تھے (روزنامہ ڈان، کراچی، ۲۲ اپریل ۲۰۰۷، ص ۱) اخبار نے عدلیہ بحران پر تحریر کیا کہ نواز شریف نے پرویز مشرف کے خلاف یورپ اور امریکا میں تحریک چلانا شروع کر دی ہے (الدین، ۲۴ مئی ۲۰۰۷)۔

اخبار نیا مریکی رسالے کے حوالے سے لکھا کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو معزول کرنے کے بعد سے پرویز مشرف حکومت ڈگمگا رہی ہے اور حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں (نیوز ویک

۳۰ جون ۲۰۰۷)۔چیف جسٹس کی بحالی کے لیے تحریک کے دوران ملک بھر کی بار ایسوسی ایشنز نے چیف جسٹس کو مدعو کیا۔فیصل آباد میں چیف جسٹس کے پروگرام کو سبوتاژ کرنے کے لیے حکومت نے وکلا، سیاسی جماعتوں خاص کر مسلم لیگ، پی پی پی کے رہنماؤں اور کارکنان کی فہرست ترتیب دے دی ہے تاکہ انہیں چیف جسٹس کی آمد کے موقع پر گرفتار کرلیا جائے (روزنامہ ڈان کراچی،۱۳ جون ۲۰۰۷)اخبار نے ایک انکشاف کیا کہ امریکا نے پرویز مشرف پر ملک میں جلداز جلد انتخابات کا کرانے کا دباؤ ڈالا ہے (وسیم،۱۴ جون، ۲۰۰۷)۔

برطانوی خبر رساں ادارے نے اپنی رپورٹ میں تحریر کیا کہ نواز شریف اور بےنظیر بھٹو اس بات کا یقین ہے کہ انہیں آئندہ اقتدار مل جائے گا۔اس حوالے سے بےنظیر بھٹو پرویز مشرف سے مذکرات کر رہی ہیں (رائٹرز،۱۹ جون ۲۰۰۷)۔عدلیہ بحران پر اخبار نے تحریر کیا کہ عدلیہ بحران کی وجہ سے پرویز مشرف اس سال اکتوبر میں فوجی عہدہ چھوڑ سکتے ہیں اور آئندہ انتخابات کے لیے بےنظیر بھٹو سے خفیہ مذاکرات بھی جاری ہیں ۔(ٹیلی گراف،۲۰۰۷)۔

سپریم جوڈیشل کونسل کی جانب سے چیف جسٹس کو بحال کرنے پر اخبار نے تحریر کیا کہ چیف جسٹس کی بحالی ملک کے لئے اچھی خبر ہے اور یہ ایک اچھا آغاز ہے (رحمٰن ،۲۱ جولائی ۲۰۰۷)۔اخبار نے چیف جسٹس کی معزولی کے ایک اہم پہلو پر تحریر کیا کہ چیف جسٹس کو صدر پرویز مشرف نے ریفرنسز کی بنیاد پر معزول کیا تھا اب جب کہ سپریم جوڈیشل کونسل نے چیف جسٹس کو بحال کر دیا ہے تو حکومت ریفرنسز کی ذمے داری اٹارنی جنرل پر ڈال دے گی (خان ۲۳ جولائی ،۲۰۰۷)۔چیف جسٹس کی بحالی کے بعد صدر پرویز مشرف کی ساکھ کو پوری طرح نقصان پہنچا اس پہلو پر اخبار نے تحریر کیا کہ پرویز مشرف کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ کسی سیاسی قوت سے معاہدہ کریں اور بحران سے باہر نکلیں (ٹینک ۲۹ جولائی ،۲۰۰۷)۔اخبار نے ۳ نومبر کی ایمرجنسی سے قبل ہی تفتیشی خبر میں انکشاف کیا کہ حکومت کوئی غیر معمولی اقدام اٹھانے جارہی ہے ۔اور اس سلسلے میں غیر معمولی اقدام بھی اٹھایا جا سکتا ہے (حسن ،۳ نومبر ۲۰۰۷)۔پرویز مشرف کی ایمرجنسی پر

اخبار نے بیان کیا کہ امریکا ان کے اس اقدام کی مخالفت کر رہا ہے اور امریکی ڈپٹی سیکریٹری آف اسٹیٹ جون نیگرو پونٹے اسی ہفتہ اسلام آباد پہنچ رہے ہیں (اقبال، ۷ نومبر ۲۰۰۷)۔

چیف جسٹس کی نظر بندی کے ایک اہم پہلو پر اخبار نے بیان کیا کہ چیف جسٹس نے رجسٹرار سپریم کورٹ کو ایک خط ذریعے بتایا کہ انہیں اسلام آباد سے کوئٹہ منتقل کیا جا سکتا ہے (روزنامہ ڈان کراچی ۱۵ نومبر، ۲۰۰۷)۔ ملکی حالات کے تناظر میں اخبار نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ امریکا کو پاکستان کے حالات پر گہری تشویش ہے اور امریکا سمجھتا ہے کہ جس طرح کے حالات چل رہے ہیں انہیں خدشہ ہے کہ ملک میں ایک اور مارشل لا نافذ نہ کر دیا جائے جو طویل عرصے کے لیے بھی ہو سکتا ہے (اقبال، ۷ نومبر، ۲۰۰۷)۔ اسی تناظر میں اخبار نے خبر شائع کی کہ امریکی ڈپٹی سیکریٹری اسٹیٹ نیگرو پونٹے نے پرویز مشرف سے ملاقات کی ہے اس ملاقات کے دوران پرویز مشرف نے امریکی حکام کو ایمرجنسی اٹھانے کا حتمی وقت دینے سے انکار کر دیا ہے (الحق، ۱۸ نومبر ۲۰۰۷) چیف جسٹس سمیت تمام ججوں کی بحالی پر ڈان نے تحریر کیا کہ عدلیہ کی بحالی میں سیاست دان، سول سوسائٹی اور وکلا نے اہم کردار ادا کیا (روزنامہ ڈان کراچی، ۱۷ مارچ ۲۰۰۹)۔

ماحصل:

۹ مارچ ۲۰۰۷ ملک میں عدلیہ کے لیے ایک تاریخ ساز دن کی حیثیت اختیار کر گیا جب ملک میں برسر اقتدار فوجی سربراہ پرویز مشرف نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو جی ایچ کیو طلب کر کے مستعفی ہونے کے لیے دباؤ ڈالا اور انکار پر چیف جسٹس کو معزول کر کے ان کے خلاف ریفرنس سپریم جوڈیشل کونسل کے سامنے پیش کر دیا۔ چیف جسٹس کی معزولی پر ملک بھر کے وکلا، سول سوسائٹی نے پرویز مشرف کے خلاف احتجاج کا آغاز کیا۔ روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان نے چیف جسٹس کی معزولی کی خبروں کو نمایاں جگہ دی۔ روزنامہ جنگ نے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے خلاف پرویز مشرف کے

اقدامات اور ریفرنس میں خفیہ اداروں کے کردار پر جامع تفتیشی خبریں شائع کیں اور حقائق کا پردہ چاک کیا جب کہ روزنامہ ڈان نے آغاز پر ہی اپنی رپورٹ میں لکھا کہ چیف جسٹس، پرویز مشرف سے زیادہ مقبول ہیں جو ایک عام آدمی کی درخواست پر ازخودنوٹس لے کر عوامی میں انتہائی مقبول ہو چکے ہیں اور چیف جسٹس کی معزولی جنرل پرویز مشرف کے لیے مشکل پیدا کر رہی ہے، حکومت چیف جسٹس سے استعفیٰ لینے کے لیے مختلف دباؤ ڈال رہی ہے۔

تاہم اس دوران روزنامہ جنگ کی جانب سے بعض مواقع پر غیر ذمے دارانہ رپورٹنگ بھی دیکھنے میں آئی۔ ایک خبر میں روزنامہ جنگ سے تعلق رکھنے والے صحافی صالح ظافر نے لکھا کہ حکومت سپریم کورٹ کے چار ججوں کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے مختلف مواقع پر کرپشن کی اور حکومت کے پاس ان ججوں کے خلاف شواہد موجود ہیں اس خبر پر سپریم کورٹ نے نوٹس لیا اور صحافی سے استفسار کیا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہیں تاہم صحافی ثبوت پیش نہ کر سکا اور اخبار کو غیر مشروط معافی مانگنا پڑی۔ مذکورہ خبر سپریم کورٹ کے ان ۴ ججوں کے خلاف تھی جو پرویز مشرف کی جانب سے چیف جسٹس کے خلاف دائر ریفرنس کی سماعت کر رہا تھا۔ اس خبر کے ذریعے ان ججوں کو دباؤ میں لینے کی کوشش کی گئی۔ تاہم سپریم کورٹ کے نوٹس پر روزنامہ جنگ نے غیر مشروط معافی کی خبر بھی نمایاں طور پر شائع کی۔ جولائی میں سپریم کورٹ کی جانب سے چیف جسٹس کو بحال کرنے پر حکومت کی جانب سے نئی سازشوں کا آغاز ہوا تو روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان نے نمایاں طور پر ۳ نومبر کی ایمرجنسی کے اقدام کی پیشگی اطلاع دی اور خدشے سے آگاہ کیا کہ حکومت غیر قانونی اقدام کرنے جا رہی ہے۔

پرویز مشرف کی جانب سے ایمرجنسی کے نفاذ اور ججوں کو گھر بھیج دینے پر دونوں اخبارات نے کئی تحقیقاتی رپورٹیں شائع کیں اور حکومتی اقدامات کا پردہ چاک کیا۔ چیف جسٹس کی معزولی اور بعد میں عدلیہ کی آزادی کے لیے شروع کی جانے والی مہم پر شائع ہونے والی تحقیقاتی خبروں کا جائزہ لیا جائے تو روزنامہ ڈان

کی نسبت روزنامہ جنگ میں تحقیقاتی خبریں زیادہ شائع ہوئیں۔چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی برطرفی پر میڈیا نے آئین وقانون کی بالادستی کے لیے فعال کردار ادا کیا اور کئی پہلوؤں پر تفتیشی خبریں شائع کر کے حکومت کے غلط فیصلوں کی نشاندہی کی۔روزنامہ جنگ کراچی نے تفتیشی، نیم تفتیشی، سنسنی خیز اور بائی لائن سمیت کل ۱۵۸ خبروں شائع کیں جب کہ روزنامہ ڈان نے ۵۳ جامع تفتیشی خبریں شائع کیں۔

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو معزول کرنے کے بعد اس وقت کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل پرویز مشرف نے ۳ نومبر ۲۰۰۷ میں صحافت کو کنٹرول کرنے کے لیے ملک میں ایمرجنسی نافذ کی جس کے بعد الیکٹرونک میڈیا کے تمام چینلز بند کر دیے گئے تھے۔تاہم انگریزی روزنامہ ڈیلی ڈان اور روزنامہ جنگ سے منسلک انصار عباسی، رؤف کلاسرا، صالح ظافر سمیت دیگر صحافیوں نے جنرل پرویز مشرف کے خلاف کھل کر تنقیدی خبریں شائع کیں۔

حوالہ جات

☆ اقبال، انور، (۴ اپریل ۲۰۰۷)، پاکستان میں سب طاقت ور ادارہ فوج کا ہے، روزنامہ ڈان کراچی، ص ۱۶

☆ اقبال انور، (۱۳ نومبر ۲۰۰۷) امریکا مشرف سے ایمرجنسی ہٹانے کی ڈیڈ لائن پر بات کرے گا، روزنامہ ڈان کراچی ص ۷

☆ اقبال انور (۷ نومبر ۲۰۰۷) پاکستان میں مارشل لاء لگنے کا امکان، روزنامہ ڈان کراچی ص ۱

☆ الحق احتشام، (۸ نومبر ۲۰۰۷)، امریکی ڈپٹی سیکرٹری آف اسٹیٹ نے پرویز مشرف سے ایمرجنسی اٹھانے کی استدعا کی، روزنامہ ڈان کراچی
ص ۱

☆ ایشین ڈیولپمنٹ بینک پبلی کیشنز، (۳۰ مارچ ۲۰۰۷) عدلیہ کے انتظامیہ سے علیحدہ ہونے پر عدالتی نظام میں بہتری، روزنامہ ڈان کراچی ص ۲

☆ الدین محمد ضیاء (۲۲ مئی ۲۰۰۷) نواز شریف نے امریکا اور یورپ میں مشرف خلاف مہم کا آغاز کردیا، روزنامہ ڈان کراچی، ص ۱

☆ امریکی تھنک ٹینک، رپورٹ (۲۹ جولائی ۲۰۰۷) مشرف محفوظ راستہ تلاش کررہے ہیں، روزنامہ ڈان کراچی، ص ۱

☆ بٹ، طارق (۸ جون ۲۰۰۷) ججوں سے متعلق امور میں انٹیلی جنس ایجنسیوں کا عمل دخل ثابت ، روزنامہ جنگ کراچی، ص ۱

☆ بٹ، طارق (۱۶ جون ۲۰۰۷)، چیف 'جسٹس بچ نکلے تو شوکت عزیز نشانہ بن سکتے ہیں'، روزنامہ جنگ کراچی، ص ۱

☆ بٹ، طارق (یکم جولائی ۲۰۰۷)، عدلیہ بحران، حکومت اب تک چار مرتبہ یوٹرن لے چکی ہے'

،روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ بٹ، طارق، (۱۴ جولائی ۲۰۰۷) ججز کے خلاف توہین آمیز مواد ویڈیو کیسٹ آف ریکارڈ کے پاس کیسے آیا، روزنامہ جنگ، کراچی، ص ا

☆ بٹ، طارق (۴ نومبر ۲۰۰۷) سخت مخالفانہ فیصلے سے بچنے کے لیے پیشی اقدام کیا گیا' روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ بٹ، طارق (۸ نومبر، ۲۰۰۷)، سپریم کورٹ کے ازخود نوٹس کے اختیارات ختم کرنے کے لیے آئینی ترمیم پر غور' روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ بٹ، طارق (۱۴ نومبر ۲۰۰۷) ۳ نومبر کے اقدامات کا مسودہ سابق انا رنی جنرل نے تیار کیا '، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ بٹ، طارق (یکم مئی ۲۰۰۸) این آر او کے تحت ختم کیے گئے مقدمات کی بحالی، فائدہ اٹھانے والوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ بٹ، طارق (۲ مئی ۲۰۰۸) ججوں کی بحالی۔ ایوان صدر نے حکم امتناع کے حصول کی تیاری کر لی ،روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ بٹ طارق، (۲۰ جون ۲۰۰۸) ججوں کی بحالی، آصف زرداری اپنی مرضی کا حامل فیصلہ کرتے دکھائی دیتے ہیں، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ بٹ طارق، (۲۶ ستمبر ۲۰۰۸)، سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس افضل سومرو کو زبردستی شریعت کو رٹ بھیجا گیا، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ بٹ طارق (۳۰ ستمبر ۲۰۰۸) حکومت جسٹس افتخار سمیت ۴ ججوں کو بحال کرنا نہیں چاہتی، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ بی بی سی، (۱۱ مارچ، ۲۰۰۷) حکومت چیف جسٹس سے مستعفی ہونے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہے، روزنامہ ڈان کراچی، ص ا

☆ جیلانی انیس، (۱۱مارچ ۲۰۰۷) پاکستان میں ججوں کو وہ مقام حاصل نہیں جو امریکا میں ہے ، روزنامہ ڈان کراچی، ص ا

☆ چوہدری اقبال طارق (۷دسمبر ۲۰۰۷)، ابھی جج ہے خالی ججوں کا گھر خالی کا نوٹس لینے سے انکار ، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ چوہدری اقبال طارق (۱۲فروری ۲۰۰۸) وزیر قانون کی چیف جسٹس جاوید اقبال سے ملاقات عدلیہ کی جزوی بحالی کے طریقہ کار پر مشاورت، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ چیمہ عمر، (۸نومبر ۲۰۰۷)، سابق رجسٹرار سپریم کورٹ، ڈاکٹر فقیر حسین کے خلاف چارج شیٹ تیار کر لی گئی ہے، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ چیمہ عمر، (۵دسمبر ۲۰۰۷)، پی سی او ججوں کو معزول ججوں کی رہائش گاہیں آلاٹ کردی گئی، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ چیمہ عمر (۱۰فروری۔۲۰۰۸)، جسٹس فلک شیر نے چیف جسٹس سپریم کورٹ بننے کی پیش کش مسترد کر دی تھی، روزنامہ جنگ کراچی

☆ چیمہ عمر، (کیم مئی ۲۰۰۸)، غیر یقینی حالات کے باعث ۶۰ معزول ججوں کی معاشی حالت ابتر ہوگئی ، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ حسن، احمد (۲۲مئی ۲۰۰۷)، مسلم لیگ ق کی عدلیہ بحالی پر پارٹی سے مشاورت، روزنامہ ڈان کراچی، ص ا

☆ حسن، احمد (۳۰مارچ ۲۰۰۷) چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس میں بعض وزراء نے مخالفت کیں، روزنامہ ڈان کراچی ص ۱۶

☆ حسن احمد، (۳نومبر ۲۰۰۷) حکومت غیر معمولی اقدامات کرنے جارہی ہے، روزنامہ ڈان کراچی ،ص ا

☆ خلیل طاہر، (۱۹اگست ۲۰۰۷)؛ ملک میں ایمرجنسی نافذ کرنے کا فیصلہ قومی اسمبلی کی مدت میں

ایک سال کا اضافہ، صدر مشرف زیر صدارت مشاورتی اجلاس، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ خلیل طاہر، (۳ نومبر ۲۰۰۷)؛ ایمرجنسی کے نفاذ کے حوالے سے سب سے بڑا حکومتی اشارہ ، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ خلیل، طاہر، (۲ نومبر ۲۰۰۷) غیر معمولی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایمرجنسی اور نئے پی سی او کے نفاذ کی تجویز، صدر کے دو عہدوں کے لیے قانون میں ترمیم کی جائے گی'۔ روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ خان، کامران (۱۲ مارچ ۲۰۰۹) گورنر راج شریف برادران کیا نا اہلی ختم کرنے اور جسٹس افتخار کی بحالی کے لیے گیلانی کی حکمت عملی، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ خان، بخت عالم (۱۶ مارچ، ۲۰۰۷) عدلیہ بحالی کے لیے حکومت چیف جسٹس سے خفیہ رابطے کر رہی ہے، روزنامہ ڈان کراچی ص ا

☆ خان، افتخار اے خان، (۲۳ جولائی ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کی بحالی، روزنامہ ڈان کراچی ص ا

☆ خلیل، طاہر (۴ نومبر ۲۰۰۷)، سیاسی اور عسکری عہدیداران سے مشاورت کے بعد ایمرجنسی نافذ کی گئی، روزنامہ جنگ کراچی۔

☆ خلیل، طاہر (۸ نومبر ۲۰۰۷) قومی اسمبلی کی معیاد ۳۰ دسمبر تک بڑھانے اور الیکشن ۱۵ فروری کو کرانے پر غور، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ دی سنڈے ٹیلی گراف، (۲ جولائی ۲۰۰۷)، مشرف اکتوبر میں فوج کے عہدہ سے دستبردار ہو جائیں گے، روزنامہ ڈان کراچی ص ۱۲

☆ رائٹر، رپورٹ (۱۹ جون، ۲۰۰۷)، بے نظیر اور نواز شریف اقتدار کے لیے ڈیل، روزنامہ ڈان کراچی، ص ا

☆ رحمٰن آئی اے، (۲۱ جولائی ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کی بحالی قوم کے لیے خوشخبری ہے، روزنامہ ڈان کراچی ص ا

- ☆ روزنامہ جنگ کراچی، (۱۰ مارچ ۲۰۰۷)، چیف جسٹس افتخار کے زیر سماعت زیادہ تر مقدمات کا تعلق حکومت سے تھا، ص ا
- ☆ ،روزنامہ جنگ کراچی، (۲۰ مارچ ۲۰۰۷)، سینئر ججوں کے آپس میں صلاح مشورے، مزید ردعمل سامنے آ سکتا ہے، ص ا
- ☆ روزنامہ ڈان کراچی، (۱۰ مارچ ۲۰۰۷)، ازخود نوٹس لینے کی وجہ سے چیف جسٹس مشہور رہیں، ص ۳
- ☆ روزنامہ ڈان کراچی، (۲۸ مارچ ۲۰۰۷)، مشرف کامیاب جلسہ، شہریوں کو شدید مشکلات، ص ۲
- ☆ روزنامہ جنگ کراچی، (۲۷ جولائی ۲۰۰۸) وزیر قانون اور ا نا رنی جرنل کے ساتھ کچھ معزول ججوں کا لنچ سندھ ہائی کورٹ کے ۲ معزول ججوں نے اپنا حلف اٹھانے سے انکار کردیا، روزنامہ جنگ کراچی ص ا
- ☆ روزنامہ ڈان کراچی (۱۲۲ اپریل ۲۰۰۷)، چیف جسٹس مشرف کی جانب سے بنائے گئے ریفرنس سے بخوبی واقف تھے، ص ا
- ☆ روزنامہ ڈان کراچی (۱۵ نومبر ۲۰۰۷)، حکومت نظر بند چیف جسٹس کو کوئٹہ منتقل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے، ص ۱۶
- ☆ زیدی، نیر (۱۲ نومبر ۲۰۰۷)، بے نظیر پارٹی میں متبادل متبادل قیادت برداشت نہیں کرسکتی، امریکی اخبار روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ زیدی، نیر (۱۰ جولائی ۲۰۰۷)، واشنگٹن کے سوا ہر جگہ پرویز مشرف کے حامی کم ہو رہے ہیں '، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ سنڈے ٹیلی گراف (۲ جولائی ۲۰۰۷)، پرویز مشرف نے بحران سے نکلنے کی حکمت عملی بنائی برطانوی اخبار روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ شاکر، ریاض (۳ نومبر ۲۰۰۷)، ججوں سے نیا حلف لینے کا ممکنہ حکومتی اقدام ۔استعفوں سمیت شدید ردعمل آ سکتا ہے''، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

- ☆ شاکر، ریاض، (۸ نومبر، ۲۰۰۷)، صدر کی اہلیت کا کیس جلد نمٹانے کا فیصلہ، ججوں کی تعداد پوری کرنے میں دشواری، روزنامہ جنگ کراچی ص ا
- ☆ شاکر، ریاض (۲ مارچ، ۲۰۰۸) معزول ججوں کی ریٹائرمنٹ کی اصل تاریخ تک تنخواہیں ، مراعات دینے کا فیصلہ، روزنامہ جنگ کراچی ص ا
- ☆ شاکر، ریاض (۲ مئی ۲۰۰۸)، ججوں کی بحالی کا مجوزہ آئینی پیکج انوکھی تبدیلیاں لائے گا ، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ ظافر، صالح، (۱۹ اگست ، ۲۰۰۷)،' ایمرجنسی کا نفاذ میں ناکامی ہوئی تو مارشل لا نافذ ہو جائے گا '، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ ظافر، صالح (۱۷ مارچ، ۲۰۰۹) جسٹس افتخار کی بحالی، گیلانی سے کیانی تک سب کا کردار اہم رہا ، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ علی، شاہد اور باجوہ، سرفراز (۱۵ اپریل، ۲۰۰۷)،' اسٹیبلشمنٹ یا پارلیمنٹ پر برتری کبھی میرا مقصد نہیں تھا '، روزنامہ جنگ کرچی، ص ا
- ☆ عباسی، انصار، (۸ جون ۲۰۰۷)،' بیان حلفی پر دستخط نہیں کیا، ایک سرکاری افسر نے لاتعلقی کا اظہار کر دیا '، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ عباسی، انصار (۱۱ جون، ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کا محتاط رویہ، حکومت کے بیانات پر مسکراتے رہے '، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ عباسی، انصار (۱۵ جون، ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کے مخالف سرکاری ملازمین پر حکومت کی مہربانیاں ، آئی جی سندھ مثال، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ عباسی، انصار (۱۷ جون، ۲۰۰۷)،' عدالتی بحران کورٹ سے باہر تصفیے کے لیے حکومت کی نئی کوشش '، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا
- ☆ عباسی ،، انصار (۱۷ جون، ۲۰۰۷)،' عدالتی بحران کورٹ سے باہر تصفیے کے لیے حکومت کی نئی

کوشش، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار، (۲۴ جون، ۲۰۰۷)، اسٹیبلشمنٹ عدلیہ کا رخ موڑنے میں ناکام ہوگئی، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۳ جولائی ۲۰۰۷)، حکومتی غلطی، سیکرٹری قانون وہ پہلے افسر ہوسکتے ہیں جنہیں برطرف کیا جائے، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار، (۷ جولائی، ۲۰۰۷)، صدارتی ریفرنس سرکاری دستاویز بغیر سوچے سمجھے، عجلت میں تیار کی گئیں، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۸ جولائی ۲۰۰۷)، صدارتی ریفرنس کی تیاری میں سب اہم کردار خفیہ ایجنسیوں نے ادا کیا۔ روزنامہ جنگ کرچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۱۰ جولائی، ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کے خلاف بیان حلفی داخل کرنے والے افسر کو الالپور میں پریس اتاشی مقرر، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار، (۱۲ اگست، ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کے خلاف گواہی دینے والوں پر قسمت کی دیوی مہربان سرکاری ملازمین ریٹائرڈ ہونے کے بعد دوبارہ تعینات، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار، (۲۱ اگست، ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کے مخالف گواہوں نے تعلقات کی بحالی شروع کردی، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی انصار (۱۱ اگست ۲۰۰۷)۔ ایمرجنسی کے نفاذ، کیبنٹ ڈویژن حکم جاری کرنے کے لیے مکمل تیار روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۲۵ اگست ۲۰۰۷)، سپریم کورٹ کو حاصل سوموٹو ایکشن کی طاقت ختم کرنے پر حکومتی، آئینی ماہرین کا غور روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۲۶ اگست ۲۰۰۷)، اعلیٰ عدلیہ کے خلاف کھچڑی پک رہی ہے، حکومت نہیں تو کون سازش کررہا ہے، روزنامہ جنگ، کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار (۲ نومبر ۲۰۰۷)، صدر مشرف کے ساتھیوں کی اکثریت نے مارشل لاء کی مخالفت کر دی'، روزنامہ جنگ، کراچی ص ا

☆ عباسی انصار (۳ نومبر ۲۰۰۷)، 'چیف جسٹس سمیت سپریم کورٹ کے ججوں کی جاسوسی، انسانی ذرائع کا استعمال' روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۱۲ نومبر ۲۰۰۷) وہ الزامات دہرائے گئے جو حکومت نے واپس لیے تھے ان پر معذرت بھی کی تھی، جسٹس افتخار، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار، (۵ دسمبر ۲۰۰۷)، نواز بے نظیر ملاقات عدلیہ کی بحالی کے بنیادی سوال پر اختلافات دور نہ ہو سکے، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۷ جنوری ۲۰۰۸)، بچوں کے لیے چیف جسٹس افتخار چوہدری کی ٹیوٹر کی درخواست حکومت نے مسترد کر دی'، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۲۲ جنوری، ۲۰۰۸)، معزول ججوں کو کیسے رکھا جائے، حکومت کو فوری چیلنج درپیش، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار (۲ مارچ، ۲۰۰۷)، حکومت میں آتے ہی ججوں کی بحال کر دیا تو ہمارا کھڑاک ہو جائے گا، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی انصار (۱۶ اپریل، ۲۰۰۸) آئینی پیکج ججوں اور ججوں کی بحالی کے مسائل علیحدہ رکھنے پر اتفاق، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار (۲۱ اپریل ۲۰۰۸) ججز کالونی میں اہم مہمانوں کی آمد، غیر معمولی سرگرمیاں، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۲۲ اپریل ۲۰۰۸)، بنچ تشکیل دینے اور ازخود نوٹس لینے کے چیف جسٹس کے اختیارات محدود کرنے پر مذاکرات، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ عباسی، انصار (۱۴ مئی ۲۰۰۸)، ہائی کورٹس کے معزول ججوں کو حکومت کی جانب سے نئی تقرری کی

پیشکش، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۱۹ مئی، ۲۰۰۸)، جسٹس افتخار پر ذمہ داری کے تحفظات برقرار قرارداد کے ذریعے ججوں کو ۱۵ دن میں بحالی کا امکان، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۴ جون ۲۰۰۸) ایک شکایت وصول ہونے پر ججوں کو گھر بھیجا جا سکے گا، زرداری ہاؤس کا غلطیوں سے بھرپور آئینی پیکج، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۲۲ اگست ۲۰۰۸) قرارداد آج منظور ہونے کا امکان، جسٹس افتخار کوئی اور منصب دیا جا سکتا ہے، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار، (۶ ستمبر ۲۰۰۸) آئینی چیف جسٹس ہوں بالکل پریشان نہیں کہ لڑائی میں کون ساتھ چھوڑ رہا ہے۔ روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباسی، انصار (۱۰ فروری، ۲۰۰۹)، لاہور ہائی کورٹ کی سینیئر جج پرانڈ رورلڈ سے تعلقات رنگین راتوں کا ذکر، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ عباس ظفر (۱۸ اپریل ۲۰۰۷) حکومت کا عدلیہ بحالی کی تحریک سے نکلنے کے لیے مختلف آپشن پر غور، روزنامہ ڈان کراچی، ص ا

☆ قادر، رانا غلام، (۱۳ مارچ ۲۰۰۸)، شریف برادران کے قریب سمجھے جانے والے پولیس افسران کی صوبہ بدری کے احکامات، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ کلاسرا، رؤف (۴ نومبر ۲۰۰۷)، سپریم کورٹ سات ججوں نے محاصرے کے باوجود استقامت کا مظاہرہ کیا، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ کلاسرا، رؤف، (۹ جون ۲۰۰۷)، چیف جسٹس کے بحران پر صدر کے طرزعمل پر حکمران مسلم لیگی رہنما ناخوش، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ کلاسرا رؤف، (۱۵ نومبر ۲۰۰۷)، بے نظیر کا نواز شریف سے رابطہ عدلیہ کی بحالی اور صدر کی برطرفی پر اتفاق، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ کلاسرا رؤف، (۲۲اپریل ۲۰۰۸)، آصف علی زرداری ججوں سے حساب برابر کرنے کے لیے ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ کلاسرا رؤف، (۱۰مئی ۲۰۰۸) جسٹس افتخار اور جسٹس ڈوگر کی سربراہی میں دو متوازن سپریم کورٹ بنانے پر غور، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ کلاسرا رؤف (۱۳مارچ ۲۰۰۹)، واشنگٹن لندن اور اسٹیبلشمنٹ کی حمایت سے نئی سیاسی ڈیل تیار ، زرداری کے پاس ۲۴ گھنٹے، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ کیانی خلیق، (۲۲مارچ ۲۰۰۷)، چیف جسٹس افتخار کی معزولی کے بعد رانا بھگوان داس چیف جسٹس، روزنامہ ڈان کراچی ۲۰۰۷

☆ میاں، ایم عظیم، (۱۲نومبر ۲۰۰۷)، الیکشن کے اعلان کے بعد بے نظیر کے ایمرجنسی کے خاتمے کے لیے امریکی رفقاء سے رابطے، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ میر حامد، (۱۲دسمبر ۲۰۰۷)، ق لیگ اور پیپلز پارٹی کے منشور، ججوں کی بحالی پر خاموش، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ نورانی محمد احمد، (۱۸اپریل ۲۰۰۸) شریف پیرزادہ کی اعلیٰ عدلیہ کے اہم جج سے طویل خفیہ ملاقاتیں، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ نورانی محمد احمد (۶مئی ۲۰۰۸) معزول ججوں کی بحالی سے قبل پی سی او ججوں کی کنفرمیشن، روزنامہ جنگ کراچی ص ا

☆ نورانی محمد احمد (۱۵مئی ۲۰۰۸) ۳ نومبر کے اقدامات واپس لیے جائیں خیرات میں بحالی قبول نہیں، معزول ججز، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ نورانی محمد احمد، (۲۷جون ۲۰۰۸) جسٹس آصف کھوسہ، کے سوا تمام معزول ججوں کا آئینی پیکج سے لاتعلقی، روزنامہ جنگ کراچی، ص ا

☆ نورانی محمد احمد، (۲۷جولائی ۲۰۰۸) معزول ججوں کو نیا حلف اٹھانے پر رضامند کرنے کے لیے

وزیر قانون کی کوشش تیز، روزنامہ جنگ کراچی ص ۱

☆ نورانی ،محمد احمد، (۲۸ جولائی ۲۰۰۸)، مائنس ون فارمولا، زرداری نائیک کی حکمت عملی ،جسٹس افتخا رکو صدر پرویز کے سامنے تازہ حلف اٹھانے کے لیے کہا جائے گا، روزنامہ جنگ کراچی ص ۱

☆ نورانی ،محمد احمد، (۵ ستمبر ۲۰۰۸) پیپلز پارٹی نے جسٹس افتخار اوران کے ساتھی ججوں کو بحال نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا، روزنامہ جنگ کراچی ص ۱

☆ نیویارک ٹائمز، (۲۶ مارچ ۲۰۰۷) مشرف :چیف جسٹس کی معزولی کے بعد سنگین حالات کا سامنا ،روزنامہ ڈان کراچی، ص ۱۲

☆ وسیم، عامر، (۱۸ اپریل ۲۰۰۷) بے نظیر بھٹو اور حکومت کے درمیان مذکرات ۔ روزنامہ ڈان کراچی ص ۱

☆ وسیم، عامر، (۱۴ جون ۲۰۰۷) امریکی اسٹیٹ سیکرٹری نے پاکستان میں شفاف الیکشن کرانے کا دباؤ ڈالا، روزنامہ ڈان کراچی، ص ۱